انہیں اگلی شب کے لیئے تازہ دم کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ اس وقت بھی چند عورتیں اور مرد ان کے اعضائے رئیسہ وغریبہ کی خفی اور جلی مالش کرنے میں مصروف تھے۔ مہاراجہ کی آنکھیں کچھ کھلی اور بند تھیں اور ان کے کونوں میں گید گندے بیروزے کی طرح تہ در تہ جم رہی تھی"۔

اِن دو گہواروں میں مرزا صاحب کی نبوت کی پرورش ہوئی۔

بس ایک اور بات! اب سوال یہ ہے کہ اگر کل کو پاک بھارت جنگ ہو جائے — اور بھارتی حکومت اندرونِ خانہ احمدی حضرات کو یہ دھمکی دے (اور یہ دھمکی تو اُفق پر لکھی ہوئی موجود ہے۔ ن ص) کہ اگر تم نے پاکستان کے خلاف بھارت کا ساتھ نہ دیا تو قادیان (بھارت) میں موجود تمہارے (مبینہ) نبی اور اس کے نام نہاد صحابیوں وغیرہ کی قبریں کھود کر ان کی ہڈیاں جلادی جائیں گی اور تمہارے بہشتی مقبرہ کا نام ونشان تک مٹا دیا جائے گا تو ایسی صورت میں احمدی حضرات کس کا ساتھ دیں گے؟۔

میری بھی رائے میں اب قادیانیوں کے لیئے دائرۂ ملت میں جگہ ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اب تو صرف ان کا کام بعض قوتوں کے لیئے آلۂ کار بن کر پاکستان سے انتقام لینے کے لیئے سیاسی اور خارجہ تعلقات اور دفاعی معاملات میں سازشیں کرنا ہے۔ نہ جانے وہ کیا کیا کچھ کر چکے ہیں اور آگے کیا کیا کرنے والے ہیں۔ اب تو شاید نئی حکومت کی طرف سے بھی ان کے سروں پہ شفقت کا ہاتھ پھیرا جائے۔ تو پھر کچھ علاج اس کا بھی ہے؟۔

عورت کی سربراہی | از جناب صلاح الدین صاحب۔ ناشر: ادارۂ مطبوعات تکبیر۔ اسے ون، یسریٰ منزل، نامکو سنٹر۔ کیمبل اسٹریٹ، کراچی ۲۔ خوبصورت کمپیوٹرائزڈ طباعت۔ قیمت ۳/ روپے۔ تقسیم عام کے لیئے خصوصی رعایت۔

عالمانہ انداز کے بجائے دانشورانہ انداز میں عام فہم طریق سے "مسئلہ زن" پر صلاح الدین صاحب نے قلم اٹھایا اور مسئلے کو دینی، تاریخی، سماجی دلائل اور ابھرے ہوئے مباحث کی روشنی میں ایسا مقالا لکھا کہ گویا قلم ہی توڑ دیا۔ وہی "کھڑکی توڑ ہفتہ" والی بات اور وہ ٹوٹا ہوا قلم لفظ لفظ میں روح بن کر شامل ہو گیا۔ دل تقسیم کرا اٹھا۔ ۲۵ ہزار کا ایک ایڈیشن ختم ہو چکا اور بعض لوگ اپنے آرڈروں کی تعمیل کے منتظر ہیں۔